

احسان الہی ظہیر

مرزائی دھوکہ باز

مدیر الفرقان ربوہ کے نام —!



ہم نے ترجمان الحدیث کے نومبر اور جنوری کے شماروں میں مرزائیت کا جو پوسٹ مارٹم کیا تھا پورے دارالخبر ربوہ میں اس سے کہرام مچا ہے، مرزائی منافقوں کی جماعت لاہور نے اس معاملہ میں دخل درمغفولات دے کر خواہ مخواہ مرزا غلام احمد کی رسوائی اور جگہ ہنسائی کا سامان فراہم کیا اور اب تین ماہ سے لمبی تانے پڑے ہیں اور مسنور مدیر ترجمان کے جواب کی حیرت نہیں ہوئی اور نہ ہی اس کے ذکر کردہ کسی حوالہ کی تغلیط کی ہمت پڑی ہے اور نہ ہی پڑ سکتی ہے۔ ان شاء اللہ۔ وگرنہ ادھر تو فیصلہ ہے کہ غلام قادیانی کی امت کا آخری لمحات تک تعاقب کرنا ہے اور رسالت مآب کے باب ختم نبوت کی زندگی کے آخری سالوں تک چوکیداری کرنی ہے اور بنا بریں ارشاد ربانی ہوں پر ہے:

وَإِنْ تَعُدُّوْا نَحْدُوْا لَنْ تَغْنِيَّ عَنْكُمْ فِتْنَتُكُمْ شَيْئًا وَّكَذٰلِكَ تَكْتُمُوْنَ

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ (سورہ انفال آیت ۱۹)

اگر تم باز نہ آئے اور دوبارہ مقابلہ کے لیے نکلے تو ہم بھی نکلیں گے اور تمہارا گردہ اپنی کثرت کے باوجود تمہارے کچھ کام نہ آسکے گا اور اللہ مومنوں کے ساتھ ہے بہر حال ”پیغام صلح“ تو تب سے خاموش ہے لیکن ”الفرقان“ ربوہ نے اپنے قارئین کو فریب دینے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ فردرہی، مارچ کے شمارہ میں ”ترجمان الحدیث“ کے نومبر اور جنوری کے شماروں میں اٹھائے گئے سوالات اور اعتراضات کو چھوڑا

نہیں گیا اور مرزا غلام احمد کے بارہ میں اس کی اپنی ذکر کردہ عبارتوں میں جس میں اس نے خود اپنے انگریز کے پروردہ اور انگریز کے غلام ہونے پر فخر و مباهات کیا ہے ایسی تاویل کی ہے جو شاید مرزا غلام احمد کو بھی نہ سوجھی ہوگی اور پھر قصداً اس بات سے گریز کیا گیا اور ان حوالہ جات سے اعراض کیا گیا ہے جس میں انگریز کے لیے اپنی اور اپنی جماعت کی خدمات کا ذکر ہے اور ان خدمات کو ڈھانپنے کے لیے دیگر اسلامی فرقوں کے علماء اور اکابرین کے ایسے حوالے پیش کیے گئے ہیں جن میں انگریز کے کسی اسلامی کارنامے پر یا مخالفین کی طرف سے حکومت کے ایجنٹ کی چالوں کو ناکام بنانے کے لیے اپنی برائت کا ثبوت پیش کیا گیا ہے۔ اس کے برعکس ہم نے غلام قادیانی اور قادیانیت کو خود اس کے اپنے حوالوں سے نہ صرف انگریز کا مداح بلکہ پروردہ، آلہ کار اور ایجنٹ ثابت کیا ہے جسے ”الفرقان“ کا برخورد غلط مدیر مدح پر محمول کر کے اپنے آقا اور اپنی امت کے انگریزی استعمار کی تخلیق ہونے پر پردہ ڈالنا چاہتا ہے۔ اور انگریز کے لیے اس کی گراں قدر خدمات کو چھپانا چاہتا ہے اس سلسلہ میں ہمارا اس موضوع پر مفصل مضمون تو اگلے شمارہ میں آئے گا اس وقت صرف ایک حوالہ پیش خدمت ہے، جس میں ”الفرقان“ کے کچھ دل، کچھ دماغ اور کچھ فہم مدیر کے اعتذار اور فرار کے برعکس واضح طور پر انگریزی سرکار کی ذلہ خواری اور کاسہ لسی کی گئی ہے اور متنبی قادیانی انگریز کی اس خدمت میں اس حد تک آگے بڑھ گیا ہے کہ وہ اپنے ہی وطن کے سپوتوں اور اپنے ہی قوم کے جیالوں کے خلاف جاسوسی ایسے فعل قبیح سے بھی گریز نہیں کرتا جس کی بنا پر نواب صدیق حسن خاں رحمۃ اللہ علیہ ایسے عربیت پسندوں اور مجاہدوں کے سرپرست اور مربی کو تخت ریاست سے معزول ہونا اور انواع و اقسام کے محن اور فتن کا شکار ہونا پڑا اور مجاہدین آزادی کو کمک پہنچانے اور ان کی سپلائی لائن کو برقرار رکھنے کے لیے انہیں مصلحتاً انگریز کی غیر خواہی کے کلمات کہنے پڑے اور یہ داستان ایک دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے جس کی صداقت سے کوئی صاحب علم انکار نہیں کر سکتا اور اسی طرح ہندوستان میں مسلمانوں کے وکیل حضرت مولانا محمد حسین

بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی ان بے گناہ اور معصوم لوگوں پر ہونے والے مظالم کو روکنے کے لیے انگریزی حکومت کو اطمینان دلانے کی ضرورت پیش آئی جن کی ریٹ حلالہ قادیان ایسے انگریزی ایجنٹ اور مسلم کش ملت دشمن افراد تھانوں میں جا جا کر لکھا ہے متھے چنانچہ اس کا ثبوت ہماری زبان سے نہیں اپنے آقا کی زبان سے سینے۔ غلام ہندی ولایتی آقاؤں کی خدمت اقدس میں گزارش پذیر ہے۔

”چونکہ قرین مصلحت ہے کہ سرکار انگریزی کی خیر خواہی کے لیے ایسے نافہم مسلمانوں کے نام بھی نقشہ جات میں درج کیے جائیں جو درپردہ اپنے دلوں میں برٹش انڈیا کو دارالحرب قرار دیتے ہیں لہذا یہ نقشہ اسی غرض کے لیے تجویز کیا گیا کہ تا اس میں ان ناحق شناس لوگوں کے نام محفوظ رہیں جو اسی باغیانہ سرشت کے آدمی ہیں۔ اگرچہ گورنمنٹ کی خوش قسمتی سے برٹش انڈیا میں ایسے لوگ معلوم ہو سکتے ہیں جن کے نہایت مخفی ارادے گورنمنٹ کے برخلاف ہیں اس لیے ہم نے اپنی محسن گورنمنٹ کی پولیٹیکل خیر خواہی کی نیت سے اس مبارک تقریب پر یہ چاہا کہ جہاں تک ممکن ہو ان شریر لوگوں کے نام ضبط کیے جائیں جو اپنے عقیدے سے اپنی ہمناس نہ حالتیں ثابت کرتے ہیں اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ حکیم مزاج بھی ان نقشوں کو ایک ملکی راز کی طرح اپنے کسی دفتر میں محفوظ رکھے گی۔ ایسے لوگوں کے نام مع پتہ و نشان یہ ہیں“

اللہ تبارک و تعالیٰ صاحب! بتلایئے اب بھی غلام قادیانی کے غلام انگریز ہونے اور مرزائیت کے انگریزی استعمار کے خود کا شستہ پودا اور کفر کی کاسہ لہسی میں کوئی شبہ ہے؟ اور اگر ابھی تک کچھ شکوک و شبہات باقی ہیں تو ہمیں اطلاع دیں۔ ہم آئندہ شمارہ میں آپ کی پوری تشفی کر دیں گے۔ یہ الگ بات ہے کہ ہم ویسے ہی ان کی تشفی و تسلی

کے لیے بنو رکھ چکے ہیں تاکہ شاید اس سے کچھ کی متلاشی روحیں شقاوت ازلی سے بچ کر سعادتِ ابدی کو حاصل کر سکیں۔

آخر میں اس لطیفہ کا ذکر بے جا نہیں ہو گا کہ مرزائی پرچہ "الفرقان" ربوہ پر — ترجمانِ الحدیث کی گرفتوں سے اس قدر بوکھلا ہٹ طاری ہے اور مرزائیت کا بزدل بر خود غلط خائف اس قدر حواس باختہ ہے کہ اپنے اس پرچہ میں تقریباً دس مرتبہ ترجمان کا ذکر کرتا ہے لیکن ماسوا ایک مرتبہ کے ہر دفعہ ترجمان کا نام تک غلط لکھتا ہے اور اسے پرچہ کے ہر ہر صفحہ پر اور پرچے کے سرورق پر اتنے موٹے اور جلی قسم سے لکھا ہوا نام تک پڑھنا نہیں آیا، متنبی قادیان کی امت کے مقابلہ میں متنبی عرب کے اس شعر کو نقل کرنے کو کس قدر دل چاہتا ہے۔

انا صخرۃ الوادی اذا ما زومت

د اذا نطقت فنانی الحوزاء

نوٹ

مدیرِ اعلیٰ نے نومبر اور جنوری کے جن شماروں میں مرزائیت پر خاص مضامین لکھے تھے۔ اجاب ان کا سلسلہ تقاضا کر رہے ہیں ان کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ اب ان میں کوئی پرچہ دفتر میں موجود نہیں۔

(ادارہ)

یہ یاد رہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ "مدیرِ الفرقان" کو مرزائیت کے خلیفہ ثانی اور مرزا غلام احمد کے فرزند مرزا محمود احمد نے "خالید احمدیت" کا لقب عطا کر رکھا ہے حالانکہ گیدڑ کو اگر شیر کی کھال پہنا دی جائے تو وہ شیر نہیں بن جاتا اور یہاں تو پر نسبت خاک را با عالم پاک کا معاملہ ہو چکا ہے۔